JULY 2009
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 183
Regd. # SC-1177

علمِ دین کی اہمیت

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی
ایڈیٹر سہ ماہی تبلیغ سیرت کلکتہ

جمعیت اِشاعتِ اہلِسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-2439799 Website : www.ishaateislam.net

علم دین کی اہمیت

مرتب

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

نظر ثانی

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

مہتمم دارالعلوم قادریہ، چریاکوٹ، رکن المجمع الاسلامی، مبارک پور

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

نام کتاب : علم دین کی اہمیت

مرتب : مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

نظر ثانی : علامہ مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری

سن اشاعت : رجب المرجب ۱۴۳۰ھ/ جولائی ۲۰۰۹ء

تعداد اِشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

بِسمِ اللّٰہِ وَ الصَّلٰوۃ و السَّلامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِینَ الطَّاھِرِینَ وَ عَلٰی اَصحَابِہِ المَھدِیِّینَ وَ عَلٰی اَحِبَّائِہِ الکَامِلِینَ اَجمَعِینَ

علم دین کے حصول کی اہمیت سے کسی ذی شعور کو انکار نہیں، اسی ضرورت کو دیکھتے ہوئے علماء کرام اس موضوع پر مختلف کتابیں لکھتے آرہے ہیں اور یہ سلسلہ اب بھی زور شور سے جاری وساری ہے۔

البتہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ آج کل دینی علم سے بے رغبتی اور غفلت عام ہوتی جارہی ہے، اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو علم دین کی اہمیت کے بارے میں بتایا جائے اور دین سے جہالت وغفلت کی برائی کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔

زیر نظر کتاب مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی کی ہے جنہوں نے اس کتاب میں مستند روایات کو جمع کر کے حصول علم دین کی ترغیب دینے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اس مختصر تالیف کو پہلے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر نے شائع کیا۔

اب جمعیت اشاعت اہلسنّت اپنے ماہانہ مفت سلسلہ اشاعت میں اسے 183 نمبر پر شائع کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عوام وخواص کے لئے اس کتاب کو نافع وناصح اور جمعیت اشاعت اہلسنّت کے اراکین وجملہ مؤمنین کے لئے شافع بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عطاء اللہ نعیمی

فہرست

شمار نمبر	عناوین	صفحات
1	علم دین کی ضرورت کیوں	5
2	علم دین کی فرضیت میں حکمت	5
3	حصول علم کے لئے سفر	7
4	علم کی اہمیت اور امام غزالی	8
5	علم عمل کا رہنما ہے	9
6	علم جہالت سے بہتر ہے	10
7	علم دین دولت سے بہتر ہے	11
8	اہل علم کی فضیلت اور قرآن	11
9	علم دین کی فضیلت اور احادیث	13
10	دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کی فضیلت	15
11	جذبہ تحصیل علم	18
12	علما کی فضیلت	19
13	علم چھپانے پر وعیدیں	22
14	علمائے سو حضور کی نگاہ میں	24
15	علم کے ساتھ عمل بھی ضروری	26
16	عابد پر عالم کی بزرگی	26
17	مجلس علم کی فضیلت	28
18	مجلس علم کے سات فائدے	29
19	دینی مجلس کے اثرات	30
20	مرنے کے بعد بھی علم کا فائدہ	30
21	قرآنی تعلیم کی فضیلت	31
22	ناظرہ قرآن اور مسائل کی تعلیم	32
23	عالم اور طالب علم کی قدر	33
24	عالم اور طالب کا مشغلہ	33
25	کس عالم کی صحبت اختیار کریں	34
26	علمائے حق کی صفات	35
27	عالم کی زیارت	36
28	عالم کی موت پر غمگین ہونا	37
29	علم اور اسلام	38
30	کتنا علم سیکھنا ضروری ہے	39
31	علم دین حاصل کرنے کے ذرائع	40

نوٹ: کمپوزنگ کی تصحیح میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع کریں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دین کی ضرورت کیوں؟

یہ ایک اہم سوال ہے صاحبان علم ودانش نے شرح وبسط کے ساتھ اس کے بہت سارے جوابات تحریر کیے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ علم کی ضرورت اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ سے سمجھ میں آرہا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ (طور:۵۲/۵۶)
ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا تا کہ وہ میری عبادت کریں۔
معلوم ہوکہ انسان کی تخلیق عبادت کے لیے کی گئی ہے اور علم کے بغیر عبادت کرنا ممکن نہیں اس لیے علم کا حاصل کرنا فرض ہوا۔ نیز قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو اپنے محبوب ﷺ کی پیروی کا حکم فرمایا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ترجمہ: ”جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو“۔
ظاہری بات ہے کہ جب آدمی کے پاس دینی تعلیم نہیں ہوگی وہ نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنا سکتا ہے اور نہ ہی منع کی ہوئی باتوں سے خود کو روک سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہوا کہ علم حاصل کرے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کر سکے۔

علم دین کی فرضیت میں حکمت کیا ہے؟

ہر مسلمان مرد وعورت پر علم کے فرض کرنے کی حکمت کیا ہے۔ اسے مفسر قرآن امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کی اس تحریر سے سمجھیں فرماتے ہیں۔ **اول**:- اللہ تعالیٰ نے مجھے فرائض کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کی ادائیگی پر قادر نہیں ہوسکتا۔ **دوم**:- خدائے تعالیٰ نے مجھے گناہوں سے دور رہنے کا حکم فرمایا ہے

اور میں علم کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا۔ **سوم:**۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر مجھ پر لازم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کا شکر نہیں کر سکتا۔ **چھارم:** خدائے تعالیٰ نے مجھے مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر انصاف نہیں کر سکتا۔ **پنجم:**۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا پہ صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ **ششم:**۔ خدائے تعالیٰ نے مجھے شیطان سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ (علم اور علماء بحوالہ تفسیر کبیر ج ۱، ص ۲۷۸)

پھر سمجھنے کی بات یہ بھی کہ ہر شخص پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت اللہ تعالیٰ نے دو طرح کے حقوق عائد کیے ہیں (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ اور ان دونوں حقوق کی ادائیگی بے علم ممکن نہیں اس لئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ ص: ۳۴) ○ ترجمہ: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ شارحین حدیث نے فرمایا ہے کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ پر ضروری ہے۔ جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت، اس کے رسول کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے کے طریقے کو جاننا۔ اس لئے کہ ان چیزوں کا علم فرض عین ہے۔ (مرقات ج ۱، ص ۲۳۳)

اور اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ علم سے مراد اس حدیث میں وہ علم ہے جو مسلمانوں کے لئے وقت پر ضروری ہے۔ مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کو پہچاننا، رسول کی رسالت و نبوت کو جاننا واجب ہو گیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہو گیا جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ جب نماز کا وقت آ گیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا ضروری ہو گیا اور جب ماہ رمضان آ گیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا، جب مالک نصاب ہو گیا تو زکوٰۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہو گیا اور اگر مالک نصاب ہونے

سے قبل مر گیا اور زکوٰۃ کے مسائل کو نہیں سیکھا تو گنہگار نہیں ہوا۔ جب عورت کو نکاح میں لایا تو حیض ونفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے جاننا واجب ہو گیا۔ وعلی ھذا القیاس۔ (اشعۃ اللمعات)

حصول علم کے لیے سفر کرنا

علم دین کی تحصیل کی رغبت دلاتے ہوئے آقا علیہ السلام نے فرمایا اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْبِالصِّیْن۔ (جامع صغیر ص:۷۲) ترجمہ: علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں ملک چین جانا پڑے۔ یعنی حصول علم کے لیے دشوار سفر بھی کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کرو۔

اسی حدیث رسول کے پیش نظر صحابہ کرام نے حصول علم کے لیے دور دراز کے ممالک کا سفر فرمایا اور علم میں کمال پیدا کیا۔ ایک صحابی حضور حضور علیہ السلام کی صرف ایک حدیث سننے کے لئے مصر تشریف لے گئے۔ حدیث رسول سنا سواری پہ سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ کی راہ چل پڑے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام کے دلوں میں علم دین حاصل کرنے کا کیسا جذبہ موجزن تھا۔ بعد کے بزرگوں نے بھی صحابہ کے نقوش قدم کی پوری پوری پیروی کی۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تحصیل علم کے لئے متعدد دفعہ مکہ شریف، مدینہ شریف اور بصرہ تشریف لے گئے۔

سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ عین جوانی کے عالم میں تحصیل علم کے لئے جیلان سے بغداد تشریف لے گئے۔ طرح طرح کی صعوبتوں کا سامنا کیا۔ فاقہ کی نوبت بھی آئی مگر تحصیل علم میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں فرمائی۔ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز اپنے شیخ خواجہ عثمان ہارونی کی بارگاہ میں بیس برس رہے اور کسب علم کرتے رہے۔

یہ ہے ہمارے بزرگوں کی تعلیمی تڑپ اور ان کی نگاہ میں تعلیم کی اہمیت مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم بزرگوں کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، دامن نہ چھوڑنے کے نعرے لگاتے ہیں اور فاتحہ دلا لیتے ہیں۔ جب کہ بزرگوں کی اصل محبت یہ ہے کہ ان کی تعلیمات کو اپنائیں اور اسی ڈگر کو اپنائیں، جس پر چل کر انہوں نے زندگی گزاری ہے۔

علم کی اہمیت پر صحابی رسول کی ولولہ انگیز تقریر

ایک موقع پر صحابی رسول حضرت معاذ نے علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایمان افروز تقریر فرمائی جس کا ذکر فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب تنبیہ الغافلین میں اس طرح فرمایا ہے۔

لوگو! علم حاصل کرو، علم حاصل کرنا نیکی، اس کی طلب عبادت، اس کا پڑھنا پڑھانا تسبیح اور جستجو جہاد ہے۔ جاہل کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اہل علم کے سامنے علمی گفتگو قرب الٰہی کا سبب ہے۔ علم جنت کا راستہ، وحشت کا مونس، مسافرت کا ساتھی، تنہائی میں باتیں کرنے والا، راحت و آرام کی راہ بتانے والا، مصیبتوں میں کام آنے والا، دوستوں کی مجلس کی زینت اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے۔ اسی کے ذریعہ علما قوم کے امام و رہنما بنتے ہیں۔ فرشتے ان سے دوستی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ برکت کے لیے ان سے مصافحہ کرتے اور استقبال کے لیے پیروں تلے بازو بچھاتے ہیں، ہر تر و خشک چیز ان کے لیے دعا کرتی ہے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں، زمین کے کیڑے مکوڑے اور جنگلوں کے درندے بھی دعا کرتے ہیں۔ علم، جہالت کی موت سے نکال کر دلوں کو زندگی بخشنے والا، تاریکیوں میں چراغ اور کمزوریوں میں طاقت ہے، اس کے ذریعہ انسان دنیا و آخرت کے بلند درجات حاصل کرتا ہے، علم کا مطالعہ نفلی روزوں اور اس کا مذاکرہ تہجد کے قائم مقام ہے، اس سے انسان صلہ رحمی سیکھتا اور حلال و حرام میں تمیز پیدا کرتا ہے، علم امام ہے عمل مقتدی اور علم نافع صرف نیک لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔

علم کی اہمیت امام غزالی کی نظر میں

امام غزالی علم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں، علم کا نفع بہت زیادہ ہے کیونکہ بندہ عبادت کے معاملے میں علم کا سخت محتاج ہے اور عبادت کی دیوار علم ہی پر قائم ہوتی ہے۔ (منہاج العابدین مترجم ص:۳۱)

پھر دو صفحے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل نہ کرے وہ عبادات اور ان کے ارکان کو ٹھیک طریقہ سے ادا نہیں کر سکتا۔ بالفرض اگر کوئی تمام آسمانوں کے فرشتوں جتنی عبادت کرے مگر علم نہ ہو تو خسارے میں ہی رہے گا۔ اس لیے جس طرح بھی ہو علم ضرور حاصل کرو اور اس کے حاصل کرنے میں سست نہ بنو ورنہ گمراہی کے خطرات سے دوچار ہو جاؤ گے۔ (منہاج العابدین ص: ۳۴،۳۳)

اور اکثر ایسا دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بعض عبادت گذار حضرات کفریات تک بک جاتے ہیں۔

کسی نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا من الناس آدمی کون ہے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ آدمی کہلانے کے حق دار علماء ہیں۔

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں جو عالم نہ ہو، امام عبداللہ بن مبارک نے اسے آدمی شمار نہیں کیا۔ اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں فرق علم ہی سے ہے اور علم ہی کے باعث اس کا شرف ہے۔ اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ور ہے، نہ اس کا شرف جسم کے سبب ہے کہ ہاتھی انسان سے کہیں زیادہ بڑا جسم والا ہے۔ نہ اس کا شرف بہادری کے باعث ہے کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے۔ نہ خوراک کی وجہ سے اس کا شرف ہے کہ بیل کا پیٹ اس سے کہیں بڑا ہے۔ آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور علم ہی اس کا شرف ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

علم عمل کا رہنما ہے

اسلام کی نگاہ میں علم جس طرح ایمان کا رہنما ہے اسی طرح عمل کا بھی رہنما ہے۔ امام بخاری نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں ایک باب ہی اس عنوان سے قائم کیا ہے کہ "قول و عمل سے پہلے علم" مطلب یہ ہے کہ علم شرط ہے قول و عمل کی درستی کی۔ علم کے بغیر نہ قول کا اعتبار کیا جا سکتا ہے نہ فعل کا۔ اس لئے علم کا مرتبہ ان دونوں سے پہلے ہے اور وہی عمل کی نیت درست کرتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل کی روایت میں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ علم عمل کا رہنما ہے

اور عمل اس کے تابع ہے کوئی عبادت اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک کہ عبادت کرنے والا یہ نہ جانے کہ اس عبادت کے ارکان اور ضروری شرائط کیا ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے، جس نے نماز اچھی طرح ادا نہیں کی تھی، فرمایا تھا کہ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ (متفق علیہ)

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس شخص نے آپ ہی کے سامنے نماز پڑھی تھی لیکن چونکہ اس کے پاس علم نہیں تھا اس لئے ارکان ٹھیک ڈھنگ سے ادا نہ کر سکا اس لئے حضور نے اس کی نماز کو باطل قرار دیا۔

اسی طرح بہت سے معاملات ہیں چاہے وہ ذاتی ہوں یا خاندانی یا سماج کے دیگر تقاضوں سے متعلق صحیح غلط اور حلال و حرام کا جاننا ضروری ہے تا کہ لاعلمی میں حرام کام میں مبتلا نہ ہو جائے۔

اسی لیے قرآنی آیات اور احادیث رسول میں تحصیل علم کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے ساتھ ہی ساتھ علم، صاحبان علم اور طلبہ کے فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔

مگر افسوس کہ آج مسلمان علم دین کی ناقدری میں مبتلا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ ایسے میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کریں۔ رب کو راضی کریں۔ رسول خدا ﷺ کی خوشنودی حاصل کریں۔ تو ہمیں چاہیے کہ علم دین کی تلاش و جستجو میں لگ جائیں۔ یہی رب تک پہنچنے اور دنیاوی و اخروی آفات و بلیات سے نجات حاصل کرنے کا واحد راستہ ہے۔

علم جہالت سے بہتر ہے

کسی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا مجھے علم حاصل کرنے کا شوق تو بہت ہے مگر اس لیے حاصل نہیں کرتا کہ پتہ نہیں اس پر عمل کر سکوں گا یا نہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ علم ہر حال میں جہالت سے بہتر ہے۔ سائل نے یہی بات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھی۔ انہوں نے فرمایا آدمی قیامت کے دن اسی حالت پر اٹھے گا جس پر مرا ہے، موت کے وقت عالم تھا تو عالم اور جاہل

تھا تو جاہل اٹھے گا۔ اتفاق سے سائل کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوگئی تو ان سے بھی یہی سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ آدمی کے لیے علم سے بے پرواہ ہونے سے زیادہ کوئی چیز نقصاندہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ علم دین سے بہتر کوئی چیز نہیں، ایک فقیہ (عالم) شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ بھاری ہے ہر عمارت کا ستون ہوتا ہے، دین کا ستون علم ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

علم دین دولت سے بہتر ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں علم مال سے سات وجوہات کی وجہ سے افضل ہے۔ **اول:**...... علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی میراث ہے۔ **دوم:**...... علم خرچ کرنے سے گھٹتا نہیں جب کہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔
سوم:...... مال کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ علم صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے۔ **چہارم:**...... جب آدمی مرجاتا ہے اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے جب کہ علم آدمی کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔ **پنجم:**...... مال مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے جب کہ علم دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔
ششم:...... سب لوگ دینی معاملات میں صاحب علم کے محتاج ہوتے ہیں صاحب ثروت کے نہیں۔ **ہفتم:**...... علم کی برکت سے پل صراط پر گزرنے میں آسانی ہوگی اور مدد ملے گی جب کہ مال پل صراط سے گزرنے میں رکاوٹ بنے گا۔ (علم اور علما، بحوالہ تفسیر کبیر ج ۱، ۲۷۷)

اہل علم کی فضیلت اور قرآنی آیات

قرآن کریم میں علم اور علم سے متعلق چیزوں کا ذکر کم وبیش ساڑھے آٹھ سو مرتبہ آیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سکھائی گئی۔ **وقل رب زدنی علماً**
(ترجمہ: اور کہیے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔ (طٰہٰ ۱۱۴)
امام قرطبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اگر کوئی چیز علم سے افضل اور برتر ہوتی تو اللہ

تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتا کہ وہ اس میں سے مزید طلب کریں جیسا کہ علم کے سلسلے میں مزید طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن)

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ اہل علم کی رفعت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے۔ یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (مجادلہ:۱۱/۵۸) ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا ہے درجوں بلند فرمائے گا۔ معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ ساتھ علم دین کا ملنا بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (زمرہ۔۹/۳۹) ترجمہ: آپ فرمادیں کیا وہ جو علم والے ہیں اور وہ جو علم سے بے بہرہ ہیں برابر ہو سکتے ہیں۔

پتہ چلا کہ علم، علم والے کو دیگر لوگوں پر فضیلت اور شرف بخشتا ہے۔

ایک جگہ یوں ارشاد ہے۔ مَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ۔(سورہ بقرہ ۲/۲۶۹) ترجمہ: جسے حکمت (دینی سمجھ) دی گئی تو اسے بے شمار خوبیاں دی گئیں"۔ یہاں حکمت سے مراد علم ہے یعنی جسے علم دیا گیا ہے اسے خیر کثیر عطا کیا گیا۔

ایک اور مقام پر ارشاد پاک ملتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورہ فاطر ۳۵/۲۸) ترجمہ: بیشک اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ علما ہی ڈرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کما حقہ قدر اس سے ڈر تو اسی کے دل میں پیدا ہوگا جو کائنات اور اس کے وجود کے اسرار و رموز میں غور و فکر کے نتیجے میں اللہ کی عظیم قدرت اور مخلوق پر حاصل اقتدار کو جانے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ معرفت اہل علم ہی کو حاصل ہو سکتی ہے اور یہی خوف نیک اعمال اختیار کرنے اور برے کاموں سے رکنے پر آدمی کو آمادہ کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ علم اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا سب سے افضل ذریعہ ہے نیز علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور علم ہی کے ذریعہ بلند و بالا درجات تک رسائی ممکن ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ "اور جنہیں علم دیا گیا وہ درجوں بلند کیے گئے"۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر

ضروری ہے کہ علم نافع حاصل کرو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ علم نافع کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا علم اس کی خواہشات پر غالب ہو تو وہی علم نافع ہے۔ (ریاض الناصحین مطبوعہ ترکی)

مذکورہ بالا تمہید پڑھ کر آپ علم دین کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا چکے ہوں گے۔ اب آیئے حدیثوں کی روشنی میں علم دین کی فضیلت سمجھنے کی کوشش کریں۔

علم دین کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فقیہ (عالم) بنا دیتا ہے۔ (بخاری، جلد اول کتاب العلم۔ ص ۱۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا موت کے بعد مومن کو اس کے جن اعمال اور نیکیوں کا فائدہ پہنچتا ہے ان میں سے ایک علم بھی ہے جسے اس نے حاصل کیا اور لوگوں میں پھیلایا ہو۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۶)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جب مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع کر دیا جاتا ہے۔ مگر تین چیزوں کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو (۳) اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۴)

یعنی دینی علم کا فائدہ صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی حاصل ہوگا۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن کبھی اچھی بات سننے سے آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانا جنت ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۴)

یعنی مومن ہمیشہ اچھی بات سننے کا خواہش مند رہے تا کہ ان پر عمل کے ذریعہ جنت کا مستحق بن جائے۔

☆ حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا علم حاصل کرنے پر آدمی فقیہ ہو جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری امت کو ان کے دینی معاملات سے متعلق چالیس حدیثیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے

دن فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔ اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کی جانب سے گواہی دوں گا۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۶)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو۔ اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ اس لیے کہ میں رحلت کر جاؤں گا اور علم عنقریب اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ جب دو آدمیوں کے درمیان اختلاف ہوگا تو وہ کسی ایسے آدمی کو نہیں پاسکیں گے۔ جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص: ۳۸)

اس حدیث پاک کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طلب علم کے ساتھ ساتھ اشاعت علم کی بھی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں ہمیں جس طرح کی آفت ومصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ صد ہزار افسوس کہ آج ہم ان حالات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں جن کا ذکر آقا علیہ السلام نے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا علم اٹھتا جا رہا ہے اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور تصفیے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے۔ (حاشیہ احیاء العلوم مترجم جلد اول ص: ۴۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو کیونکہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ (نزہۃ المجالس۔ ص: ۳۰۱)

سبحان اللہ یہ وہ فضائل ومناقب ہیں جو احادیث مبارکہ میں علم دین کے بیان ہوئے ہیں۔ اور اب جبکہ ہم مذکورہ بالا حدیثوں کے ذریعہ علم کی اہمیت اور فضیلت جان چکے ہیں تو یہ جاننا بھی کسی حد تک ضروری ہے کہ تلاش علم میں سرگرداں رہنے والے طلبہ پر اللہ رب العزت کی کیسی کیسی عنایتیں اور نوازشیں ہوتی ہیں۔ ان باتوں کے سبب تحصیل علم کا ذوق وشوق ہمارے اندر مزید دوبالا ہوگا۔ اس لیے آیئے طلبہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے۔

دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان فرمادے گا۔ اور جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتی ہے آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ (مشکوۃ، کتاب العلم صفحہ ۳۲)

یعنی اللہ تعالیٰ طالب علموں کا ذکر فرشتوں اور نبیوں کے درمیان فرماتا ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرنے کیلئے راستہ چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے راستوں میں سے کسی راستے کو اس کے لئے آسان فرمادیتا ہے۔ اور بیشک فرشتے طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے بازوؤں کو بچھادیتے ہیں۔ اور عالم کے لیے آسمان وزمین کی تمام مخلوقات دعائیں کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر کی گہرائی میں دعائیں کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو دیگر ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ اور علما انبیائے کرام کے وارث ہیں۔ اور انبیائے کرام نے دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے وراثت میں علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا۔ اس نے وافر حصہ پالیا۔

(مشکوۃ کتاب العلم صفحہ ۳۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم دین حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔ (مشکوۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۴)

یعنی جب تک کوئی علم کی تلاش میں ہوتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہوتا ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (مشکوۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۴ بحوالہ ترمذی)

یہاں گناہوں کے معاف کیے جانے سے مراد صغیرہ گناہوں کا معاف کیا جانا ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس علم کے ذریعہ وہ دین کو نئی زندگی بخشے۔ تو جنت میں اس کے اور انبیائے کرام کے درمیان صرف ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ، کتاب العلم صفحہ ۳۶)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ کو اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان فرمادے گا۔ (کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں) اور علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی اصل تو وہ پرہیزگاری ہے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص:۳۶)

یعنی علم حاصل کرنے کے ساتھ اگر تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار نہیں کیا تو علم کے فیضان سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا رات کی ایک گھڑی بیدار رہ کر سبق پڑھنا پڑھانا پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۶)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو بھوکے کبھی شکم سیر نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے ایک علم کا متلاشی ہے۔ جبکہ دوسرا دنیا کا چاہنے والا۔ اور یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ علم کا متلاشی تو وہ برابر اللہ کی رضا حاصل کرتا رہتا ہے اور دنیا کا چاہنے والا تو وہ سرکشی میں مزید بھٹکتا رہتا ہے۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی ''خبردار ہو جاؤ بیشک انسان جب دولت دیکھتا ہے تو سرکشی پر اتر آتا ہے۔ اور دوسری جماعت کے بارے میں فرمایا بیشک اللہ کے بندوں میں اللہ سے سب سے زیادہ علما ہی ڈرتے ہیں (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۷)

معلوم ہوا کہ صاحب علم بے پناہ علم کے بعد بھی تلاش علم میں سرگرداں رہتا ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو دو چار کتابیں پڑھ کر شکم سیر ہو جاتے ہیں۔ اور مزید کچھ پڑھنے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ہرا بھرا اور خوش رکھے جس

نے میری بات سنی اور یاد کر لی اور اسے دوسروں تک پہنچا دیا (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے علم حاصل کیا اور اسے پالیا تو اسے دو اجر ملے گا اور جو نہ پاسکا تو اسے ایک اجر ملے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۶)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم دین کو ہر آنے والی نسل میں سے اچھے لوگ حاصل کریں گے جو علم دین سے غلو کرنے والوں کی تحریف کو، باطل کے جھوٹ کو، اور جاہلوں کی تاویل کو دور کریں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۶)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ دینی تعلیم انہیں لوگوں کو عطا فرماتا ہے، جو لوگوں میں اچھے ہوتے ہیں

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دین میں سمجھ پیدا کرے (یعنی تعلیم حاصل کرے) اللہ تعالیٰ اسے رنج سے بچائے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچائے گا جہاں اس کا گمان تک نہ ہو گا۔ (احیاء العلوم مترجم۔ صفحہ ۴۷)

اس حدیث پاک میں طالبان علوم بنویہ کو اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ فکر معاش اور دیگر مصائب سے گھبرا کر تحصیل علم میں ڈھیلے نہ پڑیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روزی اپنے ذمہ کرم پہ لے لی ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی علم کا کچھ حصہ اس لیے سیکھے کہ وہ لوگوں کو سکھائے گا۔ تو اس کو ستر پیغمبروں جتنا ثواب دیا جائے گا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۵۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر سے علم کا کچھ حصہ حاصل کرنے کے ارادے سے نکلتا ہے تا کہ اس علم کے ذریعہ اپنی اصلاح کرے یا کسی دوسرے کو اس کی تعلیم دے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ گویا اس نے یہ پوری مدت دن میں روزہ رکھ کر اور رات میں قیام کر کے گزارا ہے۔ اور فرشتے اسے آغوش رحمت میں لے لیتے ہیں۔ اور علم کی تلاش میں نکلنے والے کے لئے آسمان پہ پرواز کرنے والے پرندے، سمندر کی تہہ میں تیرنے والی مچھلیاں اور زمین پہ چرنے والے چوپائے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ستر صدیقوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ اور آدمی کا یہ عمل (یعنی علم کا حاصل

کرنا) اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ اگر پوری دنیا اس کی ہو جاتی تو وہ اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا۔ (مفتاح النجاۃ صفحہ ۱۰)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا طالب علم کی فضیلت عام لوگوں پر ایسی ہے جیسے ابوبکر صدیق کی فضیلت میری تمام امت پر ہے۔ اور جیسے جبرئیل امین کی فضیلت دوسرے فرشتوں پر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص: ۳۰۵)

یعنی طالب علم عام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ فضیلت اور قدر و منزلت کا حق دار ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے اسے طلبہ کی زیارت کرنی چاہیے۔ نیز آپ نے فرمایا جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لیے جاتا ہے۔ اس کے نامۂ اعمال میں قدم قدم پر ایک ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہیں اور ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک ایک شہر دیے جاتے ہیں۔ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو ہر ذرہ اس کے لیے دعا کرتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص: ۳۰۶)

جذبۂ تحصیل علم

بیان کیا جاتا ہے کہ قاضی ابو یوسف (شاگرد امام اعظم) کا پندرہ یا سولہ سال کا ایک لڑکا تھا۔ حضرت کو اس سے غایت درجہ محبت تھی اسے بے پناہ چاہتے تھے۔ لیکن اچانک اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ (اسی دن قاضی ابو یوسف کو امام اعظم کے حلقۂ درس میں جانا تھا) تو قاضی ابو یوسف نے اپنے خادموں سے کہا کہ میں اس کی تدفین کا کام تم لوگوں کے ذمہ کر رہا ہوں۔ مجھے اپنے استاذ کی مجلس میں جانا ہے۔ ہو سکتا ہے استاذ کی محفل میں علم کی کوئی ایسی بات بیان ہو جو میں نہیں جانتا تو ایسی صورت میں میں اس سے محروم رہ جاؤں۔ جبکہ میری خواہش یہ ہے کہ میں کسی بھی بات سے محروم نہ رہوں۔ پھر جب قاضی امام ابو یوسف کا انتقال ہوا تو ان کو ایک بزرگ نے وصال کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ جنت کے ایک محل کے دروازے پر کھڑے ہیں اس محل کی بلندی عرش تک پہنچ رہی تھی۔ بزرگ نے پوچھا کہ یہ جنتی محل کس آدمی کا ہے۔ امام

ابو یوسف نے کہا یہ میرا محل ہے۔ بزرگ نے پھر پوچھا تم نے کس عمل کے ذریعہ اس محل کو حاصل کیا۔ امام ابو یوسف نے فرمایا کہ علم اور تعلیم پر حریص ہونے کی وجہ سے میں نے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ تم بھی علم حاصل کرو تا کہ دونوں جہاں میں محبوب اور عزیز ترین بن جاؤ۔ (ریاض الناصحین ص:۳۵۷)

مذکورہ بالا سطور پڑھ کر طلب علم کی اہمیت وفضیلت کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اس لیے اب آیئے اس علم کے حامل علما کے فضائل ومناقب بھی احادیث کی روشنی میں ملاحظہ کر لیں۔ تا کہ حصول علم کا شوق مزید دوبالا ہو۔

علما کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر اولاد آدم میں سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا میں ہوں اور میرے بعد وہ آدمی سب سے بڑا سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے پھیلایا۔ تو قیامت کے دن یا تو وہ تن تنہا آئے گا یا اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۷)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں علما کا مقام نہایت ہی بلند و بالا ہے۔ جب ہی تو حضور نے علما کو اپنے بعد قوم کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش قرار دیا ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا رشک تو صرف دو لوگوں پر جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسرے اس شخص پر جسے اللہ نے علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔ (مشکوٰۃ، کتاب العلم ص:۳۲)

یعنی اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ان دو لوگوں کی طرح بننے کی کوشش کرو۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھوں میں سب سے اچھے تو وہ علمائے حق ہیں۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم ص:۳۷) کیوں کہ وہ بے لوث دین کی خدمت کرتے ہیں۔ کسی سے اجرت یا معاوضہ کے طلب گار نہیں ہوتے بلکہ خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور دین کی سر بلندی کے لیے بڑی سے بڑی قربانیاں دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کو زندہ فرمائے گا اور علما سے فرمائے گا میں نے اپنا علم تم میں اس لیے نہیں رکھا تھا کہ تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ تمہیں بخش دیا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول صفحہ ۴۹)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین طرح کے افراد لوگوں کی شفاعت کریں گے (۱) انبیائے کرام (۲) علما (۳) شہدا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۴۸)

اس حدیث میں انبیا اور شہدا کے ساتھ علما کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے علما کی قدر و منزلت بخوبی عیاں ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ اے ابراہیم (علیہ السلام) میں علیم ہوں اور ہر علم والے کو دوست رکھتا ہوں۔

(احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۴۸)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو یہ بات تمہارے لیے قیامت کے دن روشن نور پانے کا ذریعہ ہوگی جسے دیکھ کر اگلے پچھلے لوگ تم پر رشک کر رہیں ہوں گے۔ (مفتاح النجاۃ ص:۱۸)

معلوم ہوا کہ وہی علما خدائے تعالیٰ کے اعزاز سے سرفراز ہوں گے جنہوں نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دینی تعلیم بھی دی ہوگی۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ میرے خلفا پر رحم فرمائے۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے خلفا کون ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میرے خلفا وہ ہیں جو میری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ (مفتاح النجاۃ صفحہ:۱۷)

معلوم ہوا کہ وہ علما جو حضور علیہ السلام کی سنت و شریعت کی تبلیغ میں سرگرم عمل رہا کرتے ہیں وہ حضور کے خلفا اور جانشین ہیں۔ اور یہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے سب سے

زیادہ مرتبہ والے آدمی کا پتہ نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ میری امت کے علما ہیں۔ (منہاج العابدین ص:۲۳)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم سعادت مند لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے جبکہ بد بخت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔ (منہاج العابدین ص:۲۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عالم کا سونا جاہل کی نماز سے بہتر ہے۔

(منہاج العابدین ص:۲۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے خدا نے علم سے نوازا گویا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسے جنت عطا فرمادی۔ (نزہۃ المجالس مترجم ص:۲۹۸)

☆ حضور اقدس ﷺ نے جبرئیل امین سے علما کی شان دریافت کی تو انہوں نے کہا علما آپ کی امت کے دنیا و آخرت میں چراغ ہیں۔ وہ شخص خوش نصیب ہے جو ان کی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے۔ اور ان سے محبت رکھتا ہے۔ اور وہ بڑا بد نصیب ہے جو ان سے مخاصمت (جھگڑا) رکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۲)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ عبادت کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں سے فرمائے گا۔ جنت میں جاؤ۔ علما عرض کریں گے۔ الٰہی انہوں نے ہمارے بتانے سے عبادت کی اور جہاد کیا، اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم میرے نزدیک بعض فرشتوں کی طرح ہو۔ تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ وہ سفارش کریں گے۔ اور خود جنت میں داخل ہوں گے۔ (احیاء العلوم جلد اول ص:۵۴)

معلوم ہوا کہ بارگاہ خداوندی میں عالم کی حیثیت عابد اور مجاہد سے بڑھ کر ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا درجہ نبوت کے قریب تر اہل علم اور اہل جہاد ہیں۔ اہل علم تو اس وجہ سے کہ انہوں نے لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جو اللہ کے رسول لائے اور اہل جہاد اسلئے کہ انہوں نے پیغمبران عظام کی لائی ہوئی شریعت کی حفاظت کے لیے اپنی تلواروں سے جہاد کیا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول: ص:۴۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم شریعت حاصل کرے اور میری امت کو سکھائے۔ عاجزی و انکساری اختیار کرے۔ وہ جنت میں اتنا ثواب پائے گا کہ کوئی اس سے افضل نظر نہیں

آئے گا اور جنت میں اس کی منزل کا نام منزل شرافت ہوگا۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۷)

معلوم ہوا کہ جنت میں بلند و بالا مقام اسی عالم کو دیا جائے گا جو تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ علم سے بے بہرہ غافل لوگوں کو دین کی تعلیم بھی دیتا ہو۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علما کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان کے ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتہ چلتا ہے اگر یہ ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے راستہ بھول جائیں۔ (بہار شریعت، سولہواں حصہ، صفحہ:۲۲۷)

یعنی جس طرح آدمی ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم کرتا ہے اور منزل مقصود تک با آسانی پہنچ جاتا ہے۔ اِسی طرح علمائے حق کی پیروی کرنے والے منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب رہیں گے۔

علم چھپانے پر وعیدیں

علمائے دین کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دینی تعلیم اور نظریہ کو فروغ دیں اس لیے کہ احادیث مبارکہ میں جہاں ایک طرف علم کی اشاعت پر بڑی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں وہیں دوسری طرف حضور آقا علیہ السلام نے ہمیں اس بات سے بھی باخبر فرمایا ہے کہ علم کو چھپانا سخت عذاب کا موجب ہوگا۔ لیکن بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء و مشائخ کی بڑی تعداد اس سلسلے میں غفلت برت رہے ہیں۔ جس کے کئی وجوہات ہیں پہلی بات تو یہ کہ خود ان کا عمل بہت حد تک قرآن وحدیث کے خلاف ہو چکا ہے شاید اسی خوف سے وہ قرآن وحدیث کے احکامات و تعلیمات کا ذکر نہیں کرتے کہ تعلیم کو عام ہونے کی صورت میں ہم خود گرفت میں آجائیں گے۔ اس طرح دین داری کا سارا بھرم کھل جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے علماء و مشائخ کچھ ایسے حکام یا صاحبان دولت و ثروت سے جڑے جن کی زندگی قرآن و سنت اور حدیث اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف گزر رہی ہے۔ ایسے میں علماء ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر حق کو چھپاتے ہیں کہ کہیں صحیح بات

کہہ دینے پر یہ ہم سے روٹھ نہ جائیں اور داد و دہش کا دروازہ ہم پر بند نہ ہو جائے۔ اور اگر کبھی احکام و مسائل بیان بھی کرتے ہیں تو انہیں توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں تاکہ ان کے عطیات و صلہ جات کا دروازہ ان کے لئے ہمیشہ کھلا رہے۔ ایسے علماء و مشائخ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ فرماتے ہیں اگر اہل علم اپنے علم کی قدر کرتے اور اس کو اس کے حقداروں کے سامنے پیش کرتے تو اس کے ذریعہ سے وہ اپنے زمانے کے لوگوں کی سرداری کرتے۔ لیکن انہوں نے دنیاداروں سے صلہ حاصل کرنے کے لئے اور علم کو ان کی مقصد برآریوں کے لئے استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی نگاہوں میں ذلیل ہو کر رہ گئے۔ غرض کہ علم دین کو جس مقصد کے لئے بھی چھپایا جائے گا یہ چھپانا عذاب کا باعث بنے گا۔

کلام پاک کی ایک آیت ہے۔ "بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں باوجود اس کے کہ ہم تمام انسانوں کی رہنمائی کے لئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں اللہ جن پر لعنت فرماتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو اس روش سے باز آجائیں اپنے عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں، ان کو معاف کر دوں گا اور میں بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں" (سورہ بقرہ، آیت ۱۵۹، ۱۶۰)

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام دین کی کسی بھی بات کو خود تک محدود نہیں رکھتے تھے، سخت پریشانی کے عالم میں بھی وہ اسلامی تعلیمات کا درس دیا کرتے تھے۔ ذیل کی دو حدیثوں سے آپ بخوبی اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بہت

احادیث بیان کی ہیں۔ (جب کہ بات یہ ہے کہ) اگر قرآن میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہیں کرتا۔ پھر انہوں نے مندرجہ بالا دونوں آیتوں کی تلاوت کی۔ حضرت ابو ہریرہ کا مطلب یہ تھا کہ میں اس ڈر کے مارے ہر حدیث بیان کردیتا ہوں کہ میں دینی احکام کو چھپانے کے گناہ کا مرتکب نہ ٹھہرایا جاؤں۔

اسی طرح بخاری شریف کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت ابوذر نے ایک مرتبہ اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار بھی رکھ دو اور میں یہ سمجھوں کہ تمہارے مجھ پر تلوار چلانے سے پہلے پہلے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ایک کلمہ بیان کر سکتا ہوں تو میں اسے بیان کردوں گا۔ اللہ اللہ یہ تھا صحابہ کرام کا جذبہ کے وہ ایسے خطرناک موقع پر بھی علم دین اور احادیث رسول کی تبلیغ سے غافل نہیں رہتے تھے۔ کاش دور حاضر کے علماء و مشائخ بھی یہی ذہن و فکر بنالیں تو کیا ہی بہتر ہو۔

علمائے سو حضور کی نظر میں

علمائے سو ایسے علما کو کہتے ہیں جو دینی علم و شعور کے باوجود بد عملی اور دنیا طلبی میں مصروف رہتے ہیں۔ دین کا کوئی کام کرتے بھی ہیں تو اس سے مقصود دنیا اور دولت حاصل کرنا ہی ہوتا ہے۔ ایسے علما کے لیے حضور علیہ السلام نے سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا بروں میں سب سے برے علمائے سو ہیں۔
(مشکوۃ کتاب العلم ص: ۳۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں مرتبے کے اعتبار سے سب سے بدترین وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ (مشکوۃ کتاب العلم ص: ۳۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب الحزن سے اللہ کی پناہ طلب کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ جب الحزن کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا جب الحزن جہنم کی ایک ایسی خوفناک وادی ہے جس سے خود جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کون لوگ داخل کیے جائیں گے فرمایا اپنے اعمال کی نمائش کرنے والے قاری (عالم وغیرہ)۔ (مشکوۃ کتاب العلم ص: ۳۸)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف رسم رہ جائے گی۔ ان کی مسجدیں لوگوں سے بھری ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علما آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی کی طرف سے فتنہ نکلے گا پھر انہی کی طرف لوٹ جائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص: ۳۸)

یعنی آخری زمانے میں بہت سے فتنے عالموں کے پیدا کیے ہوئے ہوں گے۔ جسکا خمیازہ خود انھیں کو بھگتنا پڑے گا۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز تمام لوگوں میں سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے نفع اٹھانے نہ دیا ہو۔ اور فرمایا انسان عالم نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ (احیاء العلوم مترجم ص: ۱۳۳)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک عالم کو لایا جائے گا پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کی آنتیں نکل پڑیں گی۔ وہ انہیں لے کر اس طرح چکر لگائے گا جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ پوچھیں گے یہ تیرا کیا حال ہے۔ وہ کہے گا میں اوروں کو عمل کے سلسلے میں ترغیب دیتا تھا لیکن خود عمل نہیں کرتا تھا۔ دوسروں کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کیا کرتا تھا۔ (احیاء العلوم جلد اول ص: ۱۳۴)

یعنی عالم کے لیے صرف دوسروں کو نیکی کی ترغیب دینا ہی کافی نہیں بلکہ خود باعمل ہونے کی ذمہ داری زیادہ ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن جن تین آدمیوں کا حساب لیا جائے گا ان میں سے ایک عالم بھی ہے۔ جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو پڑھایا اور قرآن پڑھا ہوگا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کروائے گا تو عالم اللہ کی نعمتوں کا اقرار کرلے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا تو نے میرے لیے کیا کیا؟۔ عالم کہے گا میں نے تیرے لیے علم حاصل کیا اور تیرے ہی لیے دوسرے کو تعلیم دی اور تیرے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا

تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے علم حاصل کیا تا کہ تو عالم کہلائے اور تو نے اس لیے قرآن پڑھا تا کہ تو قاری کہلائے۔ تو تو جو چاہتا تھا وہ تجھے کہا جا چکا ہے پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا (کہ اسے جہنم میں ڈال دو) تو اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۳)

علم کے ساتھ عمل بھی ضروری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا بے عمل عالم سے جاہل بھی نفرت کرتا ہے۔ اسی لیے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا۔ بے عمل عالم علم سے نہ خود کو فائدہ پہنچاتا ہے نہ دوسروں کو، چاہے اس کے پاس کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ ہو۔

فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے کتابوں کے اسی صندوق جمع کیے تھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کے ذریعہ اسے یہ کہلوایا۔ اتنے ہی صندوق اور جمع کرلے تو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک کہ ان باتوں پر عمل نہ کرے۔ (۱) دنیا کی محبت دل سے نکالے کیوں کہ یہ مومن کا گھر نہیں، (۲) شیطان کا ساتھ چھوڑے کہ وہ مسلمانوں کا دوست نہیں، (۳) مسلمانوں کو نہ ستائے کہ یہ اللہ والوں کا کام نہیں۔ (تنبیہ الغافلین) حضرت امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ علم عبادت سے افضل ہے۔ لیکن علم کے ساتھ ساتھ عبادت بھی ضروری ہے۔ بغیر عبادت علم کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ علم درخت کی مانند ہے اور عبادت پھل کی طرح ہے اور درخت کی قدر پھل ہی سے ہوتی ہے۔ اگرچہ درخت اصل ہے۔ لہٰذا بندے کے لیے علم اور عبادت دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ (منہاج العابدین مترجم ص:۲۶)

عابد پر عالم کی بزرگی

بیشتر عبادات کا فائدہ صرف عبادت کرنے والوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، عمرہ، ذکر و تسبیح سے عبادت گزار ہی کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اس کے درجات بلند ہوتے ہیں لیکن معاشرے کو اس کی عبادتوں سے براہ راست کوئی

فائدہ نہیں پہنچتا۔ جب کہ علم کا فائدہ صاحب علم ہی تک محدود نہیں رہتا ہے بلکہ ہر سننے والے یا پڑھنے والے کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے، چاہے اس کے اور علم والے کے درمیان کتنے ہی طویل فاصلے کیوں نہ ہوں۔ اس سلسلے میں حدیثیں پڑھیے اور عابد پر عالم کی بزرگی کا خود ہی اندازہ لگائیے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے۔ پھر حضور نے فرمایا فرشتے اور آسمان وزمین کے دوسرے مخلوقات یہاں تک کہ چونٹیاں اپنی سوراخوں میں، اور مچھلیاں سمندر کی تہہ میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے عالم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم صفحہ۔۳۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فقیہ (عالم) شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۴)

یعنی شیطان کے لئے ہزار عابدوں کو راہ راست سے ہٹا دینا ایک عالم کے بہ نسبت آسان ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ کا گزر مسجد نبوی میں دو مجلسوں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دونوں جماعتیں نیکی سے جڑی ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک جماعت کو دوسری جماعت پر فضیلت حاصل ہے۔ کچھ لوگ اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور اس کے شوق میں مچل رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عطا فرمائے اور چاہے تو ان کی دعا مسترد کر دے لیکن دوسری جماعت کے افراد جو مسائل اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو تعلیم دے رہے ہیں تو وہ افضل ہیں اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ اسی مجلس میں بیٹھ گئے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۶)

اس سے ثابت ہوا کہ علم کی مجلس ذکر کی محفل سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جبھی تو حضور نے ذکر کی محفل چھوڑ کر علم کی محفل کو اختیار فرمایا۔

☆ حضور اقدس ﷺ سے قوم نبی اسرائیل کے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ان میں سے ایک عالم تھا وہ صرف فرض نماز پڑھتا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا اور دوسرا شخص دن میں روزہ رکھتا اور رات بھر بیدار رہ کر عبادت کرتا تھا تو ان

دونوں میں افضل کون ہے۔ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا۔ وہ شخص جو فرض پڑھ کر لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا تھا اس کی فضیلت اس عابد پر جو دن میں روزہ رہتا اور رات جاگ کر عبادت کرتا تھا اس پر ایسی ہی ہے جیسے مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر فضیلت حاصل ہے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۶)

مذکورہ بالا تمام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم کو عابد پر درجوں فضیلت حاصل ہے۔

مجلس علم کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجلس علم میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز پڑھنے اور ہزار بیماروں کی عیادت کرنے اور ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے بہتر ہے۔ کسی نے پوچھا اور تلاوت قرآن سے بھی؟ آپ نے فرمایا قرآن بغیر علم کے کب مفید ہے۔
(احیاء العلوم مترجم جلد اول ص: ۵۳)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے کہ تم علما کی صحبت میں بیٹھنا اور دین کی باتیں سننا کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو حکمت بھری دینی باتوں سے اسی طرح زندہ فرما دیتا ہے۔ جس طرح مردہ زمین بارش کے قطرات سے جی اٹھتی ہے۔
(تنبیہ الغافلین ص: ۷)

اور یہ بات مشاہدے میں بھی ہے کہ جو حضرات علمائے حق کی صحبت میں رہا کرتے ہیں۔ ان میں اور لوگوں کی بہ نسبت آخرت کی فکر زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ ہر طرح کی نیکی میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ جبکہ علمائے دین سے دور رہنے والے زیادہ تر افراد گناہ اور سرکشی کے کاموں میں سرتاپا ڈوبے نظر آتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

حضرت فقیہ ابوالیث سمرقندی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجلس علم میں ایک صاحب آئے اور مجلس میں ذرا سی جگہ دیکھ کر وہیں بیٹھ گئے۔ دوسرے صاحب نے تکلف سے کام لیا اور سب سے پیچھے بیٹھے۔ تیسرے صاحب نے دیکھا کہ جگہ نہیں ہے واپس چلے گئے۔ مجلس علمی تھی وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ مجلس سے فراغت کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان تینوں میں پہلے ایک شخص نے اللہ کی

طرف ٹھکانا حاصل کرنا چاہا تو اللہ نے ٹھکانا دے دیا۔ دوسرا شرم کی وجہ سے پیچھے رہ گیا تو اللہ نے اسے پیچھے کر دیا۔ تیسرے نے اللہ سے اعراض کی تو اللہ نے اس سے اعراض کیا کہ وہ مجلس سے واپس چلا گیا جو محرومی کا سبب ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

معلوم ہوا کہ جہاں کہیں علمی حلقہ میسر آ جائے اللہ کی رحمت سمجھ کر اس میں شامل ہو جانا چاہیے۔ مجلس علم سے روگردانی یقیناً محرومی کا سبب ہے:

حکایت: حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بصرہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے مسجد میں لوگوں کے دو گروہ دیکھے۔ ایک حلقہ وعظ اور اللہ کے ذکر میں مشغول تھا۔ تو دوسرا حلقہ فقہی مسائل کی گفتگو میں مصروف تھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا اگر میں ذکر یا وعظ کی محفل میں بیٹھوں گا تو وہ لوگ میرے لیے دعا کریں گے۔ اور میں انہی میں شریک رہوں گا اور اگر میں اس گروہ کے ساتھ بیٹھوں جو مسائل پہ گفتگو کر رہے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ میں کوئی ایسا مسئلہ سن لوں جو میں نے نہیں سنا ہے۔ میں اسی تردد میں رہا پھر میں ان دونوں محفلوں کو چھوڑ کر دوسری جگہ بیٹھ گیا مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے تو فقہی مسائل کی گفتگو میں کیوں شریک نہیں ہوا جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار مقرب فرشتوں کے ساتھ فقہی مسائل کی محفل میں شریک ہوئے تھے جو کوئی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ نیک بخت ہوتا ہے ایسے آدمی کا بدبختی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ (ریاض الناصحین)

سبحان اللہ یہ ہیں مجالس علم میں شریک ہونے کے برکات و ثمرات کاش مسلمان ان احادیث سے عبرت حاصل کریں اور مجالس علم میں شرکت کے عادی بن جائیں۔

مجلس علم کے سات فائدے

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس میں جاتا ہے اس کو سات فائدے حاصل ہوتے ہیں اگرچہ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ کر سکے۔

اول: جب تک اس مجلس میں رہتا ہے گناہوں اور فسق و فجور سے بچا رہتا ہے۔

دوم: طلبہ میں شمار کیا جاتا ہے۔
سوم: طلب علم کا ثواب پاتا ہے۔
چہارم: اس رحمت میں جو مجلس علم پر نازل ہوتی ہے شریک ہوتا ہے۔
پنجم: جب تک علمی باتیں سنتا ہے عبادت میں ہوتا ہے۔
ششم: جب کوئی دقیق بات عالم کی، اس کی سمجھ میں نہیں آتی دل اس کا ٹوٹ جاتا ہے تو شکستہ دلوں میں لکھا جاتا ہے۔
ہفتم: علم و علما کی عزت اور جہل و فسق کی ذلت سے واقف ہو جاتا ہے۔

دینی و دنیوی مجلس کے اثرات

یہ انسان کی فطرت ہے کہ جس ماحول میں رہتا ہے اور جیسے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے اس کے اثرات اس پر مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے اسلاف دینی مجالس اختیار کرنے کی ہمیں خصوصی تاکید فرمایا کرتے تھے تاکہ دین ومذہب کی محبت ہماری فطرت میں بیٹھ جائے۔ اس سلسلے میں حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ نے کیا ہی پیاری بات تحریر کی ہے لکھتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا۔ بیٹا جہاں کہیں اللہ کے ذکر کی مجلس ہو تم اس میں ضرور بیٹھنا، اگر تم عالم ہو تو تمہارا علم تمہیں نفع پہنچائے گا۔ جاہل ہو تو جہالت دور ہوگی، اس مجلس پر رحمت نازل ہوگی تو تم بھی اس میں شریک رہو گے۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ علما کی مجلس دین کو درست کرتی اور بدن کو زینت بخشتی ہے اور فساق و فجار کی مجلس دین کی بربادی اور جسم کی برائی کا سبب ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

مرنے کے بعد بھی اہل علم کو علم سے فائدہ پہنچتا ہے

علم کا فائدہ صرف آخرت کے ثواب ہی کی صورت میں نہیں ملتا ہے بلکہ علم دنیا و آخرت دونوں جگہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی آدمی کا مرتبہ بلند

کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی صاحب علم کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ اس کے فائدے فوری بھی ہیں اور دوررس بھی۔ عالم بعد وفات بھی اس کائنات میں لمبی عمر پاتا ہے خاص طور پر وہ جس کی تصانیف ہوں ۔ کیوں کہ کتابوں کی عمر زیادہ لمبی ہوتی ہے اور اس کا اثر زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ لوگ آج بھی ماضی کے علماء ومشائخ کے علمی ذخیروں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جب کہ ان علماء ومشائخ اور ہمارے درمیان صدیوں کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ۔ سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی۔ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ وغیرہ۔ ان بھی مقتدر ہستیوں کے وصال کو عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن ان کے دینی خدمات اور تصانیف نے انہیں آج تک زندہ رکھا ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ بھی صبح قیامت تک زندہ رہیں گے۔

قرآنی تعلیم کی فضیلت

قرآن جو تمام علوم وفنون کا سرچشمہ ہے اس کا پڑھنا پڑھانا سب عبادت ہے مگر مسلمانوں کا حال زار یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کی تعلیم سے غفلت برتا جارہا ہے ۔جب کہ حضور علیہ السلام نے احادیث طیبہ میں اس کی اہمیت کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ چند حدیثیں اس ضمن حاضر خدمت ہیں۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر آدمی وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔ (بخاری شریف)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی، پھر تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے قرآن پڑھ کر اس کے مطابق عمل کیا ہو۔ (فضائل قرآن بحوالہ الترغیب والترہیب)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دے گا کہ وہ اس میں غور کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا۔ (فضائل قرآن بحوالہ الترغیب والترہیب)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھ کر اسے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے دس ایسے افراد کے حق میں قبول کرے گا جن میں سے ہر ایک پر جہنم کی سزا واجب ہو چکی ہوگی۔

(فضائل قرآن ص:۸۶ بحوالہ۔ الترغیب والترہیب)

سبحان اللہ قرآن کریم سے رشتہ جوڑنے کی کیا ہی رفعت ہے مگر یاد رہے مذکورہ بالا فضائل انہیں لوگوں کو حاصل ہوں گے جو اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھیں اسے سمجھیں احکامات پر عمل کریں اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ ورنہ قرآن کے فیضان سے خاطر خواہ حصہ نہیں ملے گا۔

اسکول کے بچوں کو ناظرہ قرآن اور مسائل کی تعلیم

آج کل مسلمانوں کے بچے اور بچیاں بڑی تعداد میں اسکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ کوئی بری بات بھی نہیں۔ لیکن اسکولوں میں ایک بڑی دشواری یہ ہوتی ہے کہ وہاں ہمارے بچوں کو قرآن اور دینیات کی تعلیم نہیں دی جاتی ایسے میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان بچوں کی دینی تعلیم کا بھی اہتمام کریں ایسے مدارس قائم کئے جائیں جہاں اسکول میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی دینی خطوط کے مطابق نصاب مقرر کر کے تعلیم دی جائے تاکہ وہ دین سے غافل نہ رہیں۔

ناظرہ قرآن پڑھایا جائے۔ کلمے یاد کرائے جائیں۔ روزمرہ کی دعائیں یاد کرائی جائیں، غسل، وضو اور نماز کی تعلیم دی جائے اور ضروری مسائل بتائے جائیں۔ نشست وبرخاست کے آداب سکھائے جائیں۔

مگر یہ سب کچھ ایک معیاری نصاب کے تحت ہو تو انشاء اللہ العزیز اس کے دوررس نتائج سامنے آئیں گے اور ایسے میں ہم اپنی نئی نسل سے امید کر سکتے ہیں کہ وہ اسلام سے جڑی رہے گی۔

عالم اور طالب علم کی قدرومنزلت

مسلم معاشرہ میں جہاں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں وہیں ایک بہت بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ لوگ علمائے دین اور طالبان علوم نبویہ کی خاطر خواہ تعظیم نہیں کرتے ۔ بلکہ بعض نام نہاد مسلمان تو ایسے بھی ہیں جو علما اور طلبہ کو حقارت سے دیکھتے ہیں جب کہ آقا علیہ السلام نے اپنی امت کو واضح ہدایات دیئے کہ علما اور طلبہ کا مقام اللہ کی بارگاہ میں کافی اونچا ہے ۔اس سلسلے میں حضور کے چند ارشادات عالیہ حسب ذیل ہیں

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ان لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں جو عالم یا طالب علم نہ ہوں ۔ (مفتاح النجاۃ صفحہ:۹)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عالم بنو یا طالب علم بنو یا علم کی بات سننے والے بنو یا علما سے محبت رکھو۔ پانچواں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے (مفتاح النجاۃ ص:۱۰)

☆ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب کسی عالم یا طالب علم کا کسی شہر یا بستی سے گزر ہوتا ہے تو چالیس دنوں تک وہاں کے قبرستان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے۔

(نزہۃ المجالس ص:۳۰۰ بحوالہ شرح عقائد)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا رات دن نوسو ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علما اور طلبہ پر نازل فرماتا ہے اور باقی لوگوں کے لیے (صرف) ایک۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۲)

مذکورہ بالا حدیثوں سے علما اور طلبہ کی فضیلت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

عالم اور طالب علم کا مشغلہ کیا ہو؟

عالم اسلام کے جلیل القدر عالم دین شمس العلما حضرت علامہ شمس الدین جونپوری علیہ الرحمہ نے بڑے پتے کی بات کہی ہے۔فرماتے ہیں کہ عالم اور طالب علم کو چاہیے کہ

لوگوں سے میل جول کم رکھیں۔فضول باتوں میں نہ پڑیں۔ پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ برابر جاری رکھیں۔ دینی مسائل میں مذاکرہ کرتے رہیں۔ کتب بینی کریں کسی سے جھگڑا ہو جائے تو نرمی اور انصاف سے کام لیں۔ جاہل اور اس میں اس وقت بھی فرق ہونا چاہیے۔(قانون شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۴۹ بحوالہ عالمگیری)

کس عالم کی صحبت اختیار کی جائے

یہ ایک اہم سوال ہے کہ کس عالم کی صحبت اختیار کی جائے۔کیوں کہ بعض علما کی صحبت دین کی محبت پیدا کرنے کی جگہ دین سے دوری کا سبب ہوا کرتی ہے اس لیے اچھی طرح جانچ پڑتال کے بعد ہی کسی عالم کی صحبت اختیار کی جائیاور یہی ہمارے آقا علیہ السلام کی تعلیم بھی ہے۔ذیل کی حدیثوں سے آپ خود اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا بیشک یہ علم' دین ہے تو تم دیکھ لو کہ کس سے دین حاصل کر رہے ہو۔ (مشکوۃ کتاب العلم ص:۳۷)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو۔ بلکہ اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے نکال کر دوسری پانچ چیزوں کی طرف بلائے (۱) شک سے یقین کی طرف (۲) نام ونمود سے اخلاص کی طرف (۳) دنیا سے آخرت کی طرف (۴) تکبر سے تواضع (خاکساری کی طرف) (۵) عداوت سے خیر خواہی کی طرف (بلائے اسی کے پاس بیٹھو)۔ (احیاء العلوم، جلد اول مترجم ص:۱۴۶)

یعنی دینی تعلیم دیندار وں ہی سے حاصل کرنی چاہیے کیوں کہ اگر عالم باعمل سے آپ تعلیم حاصل کریں گے تو یقینی طور پر آپ کے دل میں دین کی محبت پیدا ہوگی۔ جو آپ کو اچھائیوں کا خوگر بنا دے گی۔ بدقسمتی ہے اگر کسی کو عالم صالح کی صحبت میسر نہ ہو سکی بلکہ دنیادار عالم سے پالا پڑ گیا تو بجائے دین کے قریب ہونے کے اور دور ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ علم دین دیندار علما سے حاصل کیا جائے۔

علمائے حق کی صفات

امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ پانچ ایسے صفات ہیں جو علمائے آخرت کی علامت ہیں۔ (۱) خوف (۲) خشوع (۳) عاجزی (۴) حسن اخلاق (۵) آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۱۷۹)

علمائے حق کے صفات سے متعلق فقیہ ابو اللیث سمرقندی تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کے اندر حسب ذیل دس صفات ہونی چاہئے۔

۱۔ اخلاص: (کیونکہ جس عمل میں اخلاص نہیں اس پر ثواب نہیں)

۲۔ خوف خدا: (یہ اخلاص کی بنیاد ہے اور یہی بندے کو ہر گناہ سے روکنے والا ہے۔)

۳۔ نصیحت: (یہ علم کا مقصد ہے کہ آدمی علم پر خود عمل کرے اور دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کرے)

۴۔ شفقت: (یہ وعظ و نصیحت میں ضروری ہے، شفقت ہی کی وجہ سے آدمی ہر ایک کو نیک بنانے کی کوشش کرتا ہے)

۵۔ صبر و بردباری: (دعوت و تبلیغ کی راہ میں جو ناگوار اور تکلیف دہ باتیں پیش آتی ہیں ان پر صبر ضروری ہے ورنہ تبلیغ ممکن نہیں)

۶۔ تواضع: (یہ علم کی شان ہے، صحیح علم تواضع سکھاتا ہے یہ اللہ کو بھی پسند ہے، بندوں کو بھی)

۷۔ عفت: (پاک دامنی) (یہ ہر انسان کا زیور ہے خصوصاً عالم کے لیے نہایت ضروری ہے ورنہ وعظ و نصیحت بے اثر ہو جائیں گے)

۸۔ مطالعہ: (اس سے علم بڑھتا اور محفوظ رہتا ہے، یہ ہر عالم کے لیے بہت ضروری ہے)

۹۔ افادہ: (فائدہ پہنچانا) (عالم کے لیے جس طرح خود عمل کرنا ضروری ہے، اسی طرح دوسروں کو نصیحت کرنا اور مسائل بتانا بھی ضروری ہے، جانتے ہوئے کسی مسئلہ کو چھپانا بہت بڑا جرم ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔)

۱۰۔ قلت حجاب: (علم حاصل کرنے میں شرم جائز نہیں بلکہ محرومی کا سبب ہے، علم سوال سے بڑھتا ہے۔ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (انبیا:۲۱/۶۳) ترجمہ

:اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے دریافت کرلو۔(تنبیہ الغافلین)اب جب کہ علمائے حق کے صفات سے آگہی ہوگئی ہے تو لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایسے علما کی صحبت اختیار کریں جو مذکورہ صفات سے متصف ہوں۔

عالم کی زیارت

ابھی ماضی قریب تک مسلمانوں کا یہ معمول تھا کہ وہ علما کی زیارت کے لیے دور دراز سے سفر کر کے حاضر ہوتے، ان کی خدمت کرتے اور دعائیں لیتے تھے مگر دین سے دوری کے سبب لوگوں میں یہ جذبہ ماند پڑتا جارہا ہے۔جب کہ حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس کی سخت تاکید فرمائی ہے۔چنانچہ اس عنوان کے تحت چند حدیثیں حاضر خدمت ہیں۔

☆حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک آدمی نے قریب کے گاؤں کے ایک عالم سے دوستی کرلی۔پھر دونوں ایک دوسرے سے ملاقات کے لیے آتے جاتے تھے۔ایک روز وہ آدمی عالم کی زیارت کے لیے روانہ ہوا۔اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آدمی کی شکل میں راستے میں بھیجا تاکہ فرشتہ اس آدمی سے پوچھے کہ وہ کہاں جارہا ہے۔چنانچہ فرشتے نے سوال کیا ۔تو کہاں جارہا ہے؟اس آدمی نے کہا فلاں عالم سے ملنے جارہا ہوں۔فرشتے نے کہا تیرا اس سے کوئی رشتہ ہے۔اس نے کہا کوئی رشتہ نہیں۔فرشتے نے پوچھا کیا تجھے اس سے دنیا کا کوئی کام ہے۔اس نے کہا مجھے اس سے کوئی کام نہیں۔فرشتے نے سوال کیا پھر کیوں اس سے ملنے جارہا ہے اس آدمی نے کہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔اور محض خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اس کی زیارت کے لیے جارہا ہوں۔جب اس کی زبانی یہ باتیں سنیں تو فرشتے نے کہا کہ میں فرشتہ ہوں اور میں تجھے اللہ کے حکم سے یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عالم کی دوستی کی برکت سے تجھے بخش دیا ہے۔(ریاض الناصحین)

☆ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عالم کے چہرے کی طرف ایک بار دیکھنا اللہ تعالیٰ کو اس بات سے زیادہ عزیز ہے کہ بندہ ساٹھ سال اس طور پر عبادت کرے کہ

دن کو روزے سے رہے اور راتوں کو بیدار رہ کر عبادت کرے۔ (ریاض الناصحین)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ جو عالم کی محفل میں بیٹھا گویا وہ میرے پاس بیٹھا اور جس نے میری ہم نشینی کا اعزاز حاصل کیا وہ جنت میں میرا ہم نشیں ہوگا۔ (نزہۃ المجالس مترجم ص:۲۹۹)

سبحان اللہ یہ ہے علما کی رفعت شان نیز ان کی رفاقت اور زیارت کے فوائد وثمرات کاش مسلمان علما کی صحبت اختیار کرلیں تو کیا ہی بہتر ہو۔

عالم کی موت پر غمگین ہونا

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عالم کی موت پر غمگین نہیں ہوتا وہ منافق ہے۔ اس لیے کہ قوم کے حق میں عالم کی موت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہے۔ جب عالم انتقال کرتا ہے تو آسمان اور اہل آسمان ستر دنوں تک اس کے فراق میں روتے اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اور جب کسی عالم حقانی کا وصال ہوتا ہے تو دین میں رخنہ پڑ جاتا ہے کہ پھر قیامت تک اسکی تلافی نہیں ہوسکتی (ریاض الناصحین ص:۳۵۸)

امام غزالی فرماتے ہیں کہ اسی لئے ثقہ علماء کے انتقال پر اہل ایمان سخت رنج وغم کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے صبر اور نعم البدل عطا کرنے کی دعا مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "دن کو روزے رکھنے والے اور راتوں کو نماز پڑھنے والے ایک ہزار عابدوں کی موت ایک ایسے عالم کی موت سے کم اہمیت رکھتی ہے جو حلال وحرام کی باریکیوں سے واقفیت رکھتا ہو۔ (احیاء العلوم)

علم کا اٹھنا دنیا کی تباہی کا پیش خیمہ ہے

احادیث میں ایک اہم حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ علم کے بغیر دنیا کو باقی رہنے کا حق نہیں۔ علم کا اٹھ جانا دنیا کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ اور آج کی سچائی یہ ہے کہ دین کا علم لوگوں سے تقریباً رخصت ہو چکا ہے وہ کون سا گناہ ہے جو

ہمارے معاشرے میں کھلے بندوں انجام نہ دیا جا رہا ہو۔ بے حیائی و بدکاری، شراب نوشی و جوابازاری بلکہ ہزاروں طرح کے گناہ انجام دیئے جا رہے ہیں۔ ان گناہوں کے عام ہونے کا سبب بڑی حد تک علم و عمل کا فقدان ہے۔ گویا قیامت بس دستک دے رہی ہے۔ بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہو جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ علم کی کمی اور جہالت کی زیادتی ہو جائے گی) اور شراب و زنا عام ہو جائیں گے۔

یہاں علم سے مراد علم دین ہے جو لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے انہیں اچھی بات کا حکم دیتا اور بری بات سے روکتا ہے اور حرام و حلال سے واقف کراتا ہے۔

علم اور اسلام

انسانیت نے اپنی طویل تاریخ میں کسی اور مذہب کو اسلام کی طرح علم کو اہمیت دیتے نہیں دیکھا۔ علم کی دعوت دینے، اس کا شوق دلانے، اس کی قدر و منزلت بڑھانے، اہل علم کی عزت افزائی کرنے، علم کے آداب بیان کرنے، اس کے اثرات و نتائج واضح کرنے، علم کی ناقدری اور اہل علم و ہدایت کی مخالفت و بے عزتی سے روکنے میں اسلام نے جو بھرپور اور مکمل ہدایات پیش کیں ہیں۔ ان کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ جو پچھلے مذاہب کا مطالعہ کرے گا وہ اس سلسلے میں اسلام کی عظمت کا مزید قائل ہو جائے گا۔

علم کا نام سامنے آتے ہی ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بجلی چمک اٹھی ہو یہ علم ہی ہے جو انسان کو اس کے مقصد زندگی سے آگاہ کرتا ہے۔ ہر نیک و بد اور مفید و مضر کی پہچان کراتا ہے اور اسے حیوانوں کی سطح سے بلند کر کے انسانیت کی سطح تک پہنچاتا ہے۔ اسی علم سے افراد اور قومیں آگے بڑھتی ہیں۔ کیا علم کی اہمیت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی جو سب سے پہلی آیت اپنے رسول پر نازل فرمائی وہ یہ تھی۔ اقراء باسم ربک الذی خلق

ترجمہ: پڑھئے اپنے رب کے نام سے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے

پڑھنا اللہ کے نام سے ہی ہے، نفس کی خواہشوں اور کسی قسم کے غلط مقصد کے لئے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اسلام میں ایک خاص قسم کا تقدس حاصل ہے۔ اور کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ اسے کسی ایسے مقصد کے لئے استعمال کرے جو حق سے ٹکراتا ہو۔ اسلامی تعلیمات میں دینی و دنیوی تمام علوم پر علم کا اطلاق ہوتا ہے جب کہ مغرب ممالک علم کو محض دنیوی کامیابی کا ذریعہ وزینہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام اسے آخرت میں سرخروئی اور دنیا میں کامیابی دونوں کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

مگر سخت افسوس کہ عرصہ دراز سے مسلمان علم کو جتنا نظر انداز کرتے نظر آرہے ہیں۔ اتنا دنیا کی کسی اور قوم نے نہیں کیا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم دنیوی علوم میں بھی پیچھے ہیں اور دینی علوم میں بھی۔ مسلمانوں پر یہ ضروری ہے کہ اگر وہ زمانے کی رفتار سے آگے نہیں تو کم از کم ساتھ ساتھ چلنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں۔ اس کے لئے عالمی حالات سے واقفیت بھی ضروری ہے اور بنیادی دینی علوم میں مہارت کے ساتھ دینوی علوم بھی۔ آج پورا عالم اسلام پسماندہ اور مجبور کیوں ہے؟ شراب نوشی اور جوا لاٹری کا چلن ہمارے معاشرے میں بڑھ رہا ہے۔ یوں ہی حرام کاری، وزنا کاری کے رجحانات میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔ دوسری طرف جہالت کی وجہ سے ملت کے مستقبل کی تعمیر اور اس کے افراد کی ترقی و دادرسی کے ضروری کام سے لوگ غافل ہیں۔ ہماری نئی نسل بہت حد تک مذہب بیزار ہو چکی ہے۔ انہیں مذہب کے قریب لانے کی کوشش نہیں ہو رہی ہیں۔ تعلیم نسواں پر بھی توجہ نہیں ہو پا رہی ہے۔ قوم وملت کے صدہا مسائل ہیں جو تشنہ کام ہیں اگر حقیقی معنوں میں علم کی روشنی سے دل منور ہو جائے تو انشاء اللہ ان سارے مسائل کے حل کی راہیں آسان ہو جائیں گی۔

کتنا علم سیکھنا ضروری ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو علم سیکھنے پر انتہائی زور دیا ہے اور ہر ممکن

رغبت دلائی ہے۔ یہاں تک کہ ہر مسلمان کے لئے اسے لازمی فریضہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد پاک ہے علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ) لیکن کتنا اور کون سا علم سیکھنا فرض ہے۔ اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔

میں بہت سے معتبر ومستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اتنا علم جس سے مسلمان اپنے عقیدے کے بارے میں یقینی وحقیقی معرفت حاصل کر سکے۔ اپنے رب کی عبادت اور حضور کی اطاعت کر سکے۔ اپنے نفس اور دل کا تزکیہ کر سکے۔ نجات دلانے والی چیزوں کا علم ہو اور تباہ کن گناہوں کا علم ہوتا کہ ان سے بچا جا سکے۔ اپنے ساتھ، اپنے خاندان والوں اور پڑوسیوں کے ساتھ معاملات کو درست کیا جا سکے۔ حلال وحرام میں فرق ہو سکے اس قدر علم بہر حال ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے لازم ہو ہے۔ جو درس گاہوں میں پڑھ کر، مسجدوں میں سن کر اور مختلف ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اب یہ والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی علم سیکھنے کے لئے مدرسوں میں بھیجیں۔ انہیں جہالت کے اندھیرے میں بھٹکنے کے لئے نہ چھوڑیں اور نہ انہیں دینی تعلیم حاصل کرنے سے روکیں۔

علم دین حاصل کرنے کے مختلف ذرائع

دینی تعلیم کے حصول کے لئے مذکورہ ذرائع اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

۱- دینی درسگاہوں میں داخلہ لے کر علم حاصل کر سکتے ہیں۔

۲- دینی ومذہبی کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۳- اہل علم کی صحبت اختیار کر کے ان کی باتوں کو سن کر علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۴- دینی اجتماعات، کانفرنسوں میں شریک ہو کر علماء اور اسلامی اسکالرس کے بیانات کے ذریعہ دینی شعور وآگہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا